بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

نمبر ۳۳ ٹیلیفون

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۳۰۳

روزنامہ الفضل قادیان

یوم جمعہ

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۸ ماہ وفا (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بوجہ ناموافق آب و ہوا کبھی کبھی ناساز ہو جاتی ہے۔ آج بھی ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو حرارت ہو جاتی ہے۔ احباب صحت کیلئے دعا فرمائیں

قادیان ۱۹ ماہ وفا۔ سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت نسبتاً اچھی ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔ صاحبزادی امۃ الوکیل سلمہا اللہ تعالیٰ کی حالت ویسی ہی ہے۔ احباب دعائے صحت جاری رکھیں ۔۔۔ آج صبح کی گاڑی سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب معہ بیگم صاحبہ و بچگان ڈلہوزی تشریف لے گئے ہیں ۔۔۔ جناب میاں عبد السلام صاحب

جلد ۳۲ | ۲۱ ماہ وفا ۱۳۲۳ ہش | ۲۹ رجب ۱۳۶۳ھ | ۲۱ جولائی ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۶۹

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ اپریل ۴۴ء بعد نماز مغرب

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

دلی کے واقعہ کے متعلق الہام

فرمایا:۔ میری لڑکی ناصرہ بیگم نے توجہ دلائی ہے۔ بعد میں میں نے سوچا۔ تو مجھے بھی اس کا خیال ٹھیک ہی معلوم ہوا۔ کہ وہ جو الہامی الفاظ تھے۔ کہ ید اللہ فوق ایدیھم یہ دلی کے واقعہ کے متعلق معلوم ہوتے ہیں۔ وہاں بالکل اسی طرح ہوا۔ کہ ہمارے چار چار پانچ پانچ آدمیوں کے ذریعہ ان کے دو دو چار چار سو آدمی پٹ گئے۔ آیت کا صرف اتنا ٹکڑہ الہام میں نازل ہونے کے معنے بھی یہی تھے۔ کہ یہ کسی خاص واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔

دوستوں نے بتایا۔ کہ بازاروں میں دکاندار یہ کہتے سنے گئے ہیں۔ کہ اور تو جو کچھ ہوا سو ہوا۔ دلی کی ہتک بہت ہوئی ہے۔ کہ آٹھ آٹھ دس دس قادیانی بڑھتے تھے۔ اور ہمارے سینکڑوں آدمی بھاگ جاتے تھے۔ پس ہو سکتا ہے۔ کہ ید اللہ فوق ایدیھم کا اسی طرف اشارہ ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کے افراد کو رعب دے دے گا۔ کیونکہ جہاں خدا کا ہاتھ اُٹھے۔ وہاں لوگ مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتے۔

ہندسوں کی شکل میں الہام

ایک دوست نے عرض کیا۔ کہ ہندسوں کی شکل میں اگر کوئی بات رویا میں بتائی جائے تو اس سے مراد اس کی تعبیر ہوتی ہے۔ یا وہ خواب اسی صورت میں پوری ہو جاتی ہے؟

حضور نے فرمایا۔ بعض دفعہ تعبیر بھی ہو سکتی ہے۔ اور بعض دفعہ اصل صورت ہی مراد ہوتی ہے۔ جیسے رؤیا کے نظاروں میں بعض دفعہ تعبیر مراد ہوتی ہے۔ اور بعض دفعہ اصل صورت میں ہی نظارہ وقوع میں آ جاتا ہے۔

عرض کیا گیا۔ کہ فیصلہ آسمانی میں ہندسوں کی شکل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات درج ہیں۔ ان کا کیا مطلب ہے

حضور نے فرمایا!

جب اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ ان کا مطلب ظاہر ہو جائے گا۔

میں کسی کے لئے بد دعا نہیں کرتا

عرض کیا گیا۔ کہ حضور نے فرمایا ہے۔ میں کسی کے لئے بد دعا نہیں کیا کرتا۔ لیکن حضور یہ دعا تو مانگا کرتے ہیں۔ رب انی مغلوبٌ فانتصر۔ کیا یہ بد دعا نہیں؟

حضور نے فرمایا۔ اس دعا کا تو یہ مطلب ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریوں کو دور کرے۔ اور ہمیں دشمنوں پر غالب کر دے۔ یہ انتقام کی دعا نہیں ہے۔ کیونکہ اس دعا میں کوئی خاص شخص ہمارے مدنظر نہیں ہوتا۔ اگر اس قسم کے الفاظ بد دعا میں شامل ہوں۔ تو پھر تو اسلام کی ترقی کے لئے کوئی دعا کی ہی نہیں جا سکتی۔ کیونکہ جب بھی انسان یہ کہے گا۔ کہ الٰہی اسلام کو غلبہ عطا فرما۔ تو اس کے یہ معنے بھی ہونگے کہ دوسروں کو مغلوب کر۔ پس درحقیقت یہ بد دعا میں شامل ہی نہیں۔ فانتصر کے الفاظ جو اس دعا میں آتے ہیں۔ اُن سے مراد ایسا انتصار ہے۔ جو اسلام کے غلبہ کے لئے مفید ہو۔ گویا انسان دعا یہ کرتا ہے۔ کہ الٰہی ہمارے راستہ میں جو روکیں ہیں۔ اُن کو دور فرما دے۔ یہ ذہن میں نہیں ہوتا۔ کہ ہمارے دشمن کو ذلیل کر یا اُسے ہلاک کر دے۔ بلکہ فانتصر میں یہ بھی شامل ہے۔ کہ دشمن کو ہدایت ہو جائے۔

اگر ان الفاظ کو بد دعا پر محمول کیا جائے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو اپنے مخالفین کے متعلق لعنت کا لفظ بھی استعمال کیا ہے۔ اس کے متعلق بھی یہی کہا جائے گا۔ کہ وہ بد دعا ہے۔ حالانکہ لعنت بالکل اور چیز ہے۔ لعنت کے معنے خدا تعالیٰ سے دُوری کے ہوتے ہیں۔ یعنی جو شخص جرائم کرتا ہے۔ اُسے لازماً خدا تعالیٰ سے دوری ہو جاتی ہے۔ یہ مطلب نہیں ہوتا۔ کہ ہم اس کے لئے بد دعا کر رہے ہیں۔

کیا رسول کریمؐ نے کبھی بد دعا کی

عرض کیا گیا۔ کہ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی کبھی بد دعا کی ہے یا نہیں؟ حضور نے فرمایا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک موقع پر بد دعا فرمائی تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرما دیا۔ درحقیقت ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی حکمتیں ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ قوم کی قوم اپنے کسی سردار کے پیچھے چل رہی ہوتی ہے۔ اگر وہ ہدایت پا جائے۔ تو ساری قوم ہدایت پا جاتی ہے اور اگر وہ ہدایت نہ پائے۔ تو ساری قوم ہدایت سے محروم رہتی ہے۔ ایسی صورت میں اگر اللہ تعالیٰ کا منشاء اس قوم کے رئیس کو ہدایت دے دینا ہو۔ تو باقی لوگوں کے متعلق بد دعا کسی صورت میں مفید نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ بد دعا میں ان کی ہلاکت ہوتی ہے اور عدم بد دعا میں ان کی نجات ہوتی ہے معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کسی ایسی ہی حکمت کے ماتحت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بد دعا کرنے سے منع فرما دیا۔ کیونکہ اس کے علم میں اُن کے لئے ہلاکت کی دعا مناسب نہیں تھی۔

قومی بد دعائیں

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

ایڈیٹر: غلام نبی

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

لپنے بعض اشعار میں بد دعائیں بھی کی ہیں جیسے آپ فرماتے ہیں:۔

یارب سحقهم کسحقك طاغیا
وانزل بساحتهم لهدم مکانهم
یارب مزقهم وفرق شملهم
یارب قودهم الی خوبانهم
(نور الحق)

مگر یہ قومی بد دعائیں ہیں شخصی بد دعائیں نہیں آخر جب تک دشمنوں کا زور نہیں ٹوٹے گا۔ اسلام کس طرح ترقی کر سکتا ہے پس جتنا حصہ ان کی سزا کا اسلام کی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ اس سے ہمیں کوئی ہچکچاہٹ پر نہیں ہوئی۔ ایک پرانی عمارت جب تک گرے گی نہیں اس کی جگہ نئی عمارت کس طرح بن سکتی ہے پس

یارب سحقهم کسحقك طاغیا
وانزل بساحتهم لهدم مکانهم

یہ اور اسی طرح کی دوسری بد دعائیں سب ایسی ہیں۔ کہ ان کے بغیر اسلام ترقی نہیں کر سکتا۔ یہ بد دعا خواہ سخت سے سخت کیوں نہ ہو ہم مانگنے کے لئے تیار ہیں۔ وہ بد دعا جس کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اشارہ ہوا۔ کہ اسے روک دو۔ وہ شخصی بد دعا تھی۔ اللہ تعالے کا بعض دفعہ منشاء یہ ہوتا ہے۔ کہ وہ دوسرے شخص کو ہدایت دے دے۔ اس لئے وہ شخصی بد دعا سے منع فرما دیتا ہے

حضور نے اپنا ایک تازہ الہام سنایا۔ جو قبل ازیں شائع ہو چکا ہے۔

اے خدا میرے دشمن سے انتقام لے

اس الہام کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے حضور نے فرمایا۔ انتقام کا مفہوم ایسی سزا کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ جو جرم کے نتیجہ میں ملے۔ پس انتقام کا لفظ جو الہام میں استعمال کیا گیا ہے بتاتا ہے کہ یہ سزا دشمن پر اس کے جرم کے نتیجہ میں وارد ہو گی۔

انبیاء کی سب دعائیں الہامی نہیں ہوتیں

عرض کیا گیا کہ کیا انبیاء کی سب دعائیں الہامی ہوتی ہیں یا بغیر الہام کے بھی ہوتی ہیں۔

حضور نے فرمایا انبیاء کی ہر دعا الہامی نہیں ہوتی۔ جس طرح دوسرے لوگ دعا کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ بھی کرتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے۔ کہ جو الہامی دعائیں ہوتی ہیں وہ ضرور سنی جاتی ہیں۔ اور دوسری دعائیں بعض دفعہ نہیں بھی سنی جاتیں۔ ہاں یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ ان کی کوئی دعا غیر معقول ہو:

دعا بمقابلہ سعی

عرض کیا گیا کہ دعا بمقابلہ سعی کے کتنی کامیاب ہے۔ حضور نے فرمایا دعا دوسرے نمبر پر ہے۔ اور سعی کے بعد اس کا مقام آتا ہے۔ درحقیقت اس دنیا میں قانون قدرت مقدم ہے۔ اور قانون شریعت موخر ہے۔ پہلے قانون قدرت چلے گا۔ اور جہاں قانون قدرت نہیں چلتا وہاں دعا کام دے گی۔ یا جہاں قانون قدرت ایسی روکیں پیدا کرتا ہو۔ کہ انسان یہ سمجھے۔ کہ اس میں میری تباہی ہے۔ اس جگہ باوجود قانون قدرت چلنے کے اللہ تعالے نے دعا کا رستہ کھولا ہوا ہے۔ مگر یہ استثنائی رنگ رکھتا ہے۔ بڑی غلطی انسان کی یہ ہوتی ہے۔ کہ وہ دعا کی حقیقت کو نہیں سمجھتا۔ دعا دراصل کئی قسم کی ہوتی ہے۔ ایک دعا تو ایسی ہوتی ہے جس کا تعلق انسان کے ساتھ عام ہدایت اور راہ نمائی کے رنگ میں ہوتا ہے۔ کسی خاص واقعہ کے ساتھ اس کا تعلق نہیں ہوتا۔ عام ہدایت اور راہنمائی کے طور پر وہ دعائیں اس کے ساتھ چلتی چلی جاتی ہیں۔ اور اللہ تعالے کی طرف سے اس پر برکتیں اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ جن کی وجہ سے اس کی زندگی کا عام دور برکت والا بن جاتا ہے۔ اس پر مشکلات بھی آتی ہیں۔ اسے مشکلیں بھی ہوتی ہیں۔ اسے تکلیفیں بھی برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ لیکن انجام کار دعا کی وجہ سے وہ اللہ تعالے کے قرب کو پا لیتا ہے۔ اور دنیوی مصائب و مشکلات سے یا تو اللہ تعالے اس کو اپنے فضل سے بچا لیتا ہے۔ یا اسے صبر کی طاقت دے دیتا ہے۔ بہرحال اس کی عزت اور ایمان کو بچاتا ہوا اللہ تعالے اسے دنیا سے لے جاتا ہے۔ پس اصل دعا یہی ہے۔ جو ہر کس و ناکس کے کام آتی ہے۔ اور جس میں شکوک و شبہات پیدا ہونے کا کوئی سوال ہی نہیں ہوتا لیکن ایک دعا انفرادی واقعات کے متعلق ہوتی ہے۔ کہ فلاں واقعہ میں اللہ تعالے ایسا کر دے۔ یہ دعا استثنائی رنگ رکھتی ہے۔ بہرحال قوانین قدرت ایسی دعا میں مقدم ہوتے ہیں۔ اور اگر دعا ایسے مقام پر پہنچ جائے۔ کہ وہ خدا تعالے کی رحمت کو اتنا جذب کرے۔ کہ خدا اپنا عام قانون قدرت اس کی خاطر توڑنے کے لئے تیار ہو جائے۔ تو ایسے موقعہ پر وہ قانون ٹوٹ بھی جاتا ہے۔ لیکن بہرحال یہ ایسے موقعہ پر ہی ہوتا ہے۔ جب انسان کے اندر حقیقی اضطرار پیدا ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالے قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ امن یجیب المضطر اذا دعاہ

پس اس دعا میں اضطرار ضروری ہے۔ جو انسان کو خدا تعالے کے اتنا قریب کر دیتا ہے۔ کہ خدا کہتا ہے اب میں نے اپنے بندے کا دل نہیں توڑنا:

اضطرار کے معنے

اضطرار کے معنے خالی گھبراہٹ کے نہیں ہوتے۔ بلکہ اضطرار کے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ وہ شخص دنیا کی ہر جہت سے مایوس ہو جاتا ہے۔ لیکن اللہ تعالے پر کامل یقین اور توکل رکھتا ہے۔ یہ چیز ہے جس کا نام اضطرار ہے۔ یعنی انسان دنیا کی ہر جہت سے مایوس ہو جائے اور کوئی ذریعہ اسے اپنے کام کا دکھائی نہ دیتا ہو۔ لیکن دوسری طرف اسے اس بات پر کامل یقین ہو۔ کہ خدا اس کی مشکلات کو دور کر سکتا ہے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالے فرماتا ہے کہ امن یجیب المضطر اذا دعاہ۔ کہ کون ہے۔ جو مضطر کی دعا قبول کرتا ہے الا۔ اس آیت میں اسی حالت کی طرف اشارہ ہے۔ جو شخصی حالت ہوتی ہے۔ کوئی خاص واقعہ یا کوئی خاص مقصد اس کے سامنے ہوتا ہے۔ لیکن ایک طرف اسے ساری دنیا سے مایوسی ہوتی ہے۔ نہ قانون قدرت اس کی تائید میں ہوتا ہے۔ نہ سامان اس کی تائید میں ہوتے ہیں۔ نہ دوست اس کی تائید میں ہوتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف اسے خدا پر کامل یقین ہوتا ہے۔ اور وہ سمجھتا ہے۔ کہ یہ راستہ میرے لئے کھلا ہے۔ پس ایک طرف توکل کا اعلےٰ مقام حاصل ہونا اور دوسری طرف دنیا کی چیزوں سے مایوسی اور بے رغبتی پیدا ہو جانا۔ یہ دو باتیں ایسی ہیں۔ کہ جب کسی شخص میں کامل طور پر پیدا ہو جاتی ہیں۔ تو بسا اوقات اللہ تعالے اس کے لئے اپنے عام قانون قدرت کو توڑ دیتا ہے۔ اور مخالف سامانوں اور مخالف حالات کے باوجود وہ اپنے مقصد میں کامیابی حاصل کر لیتا ہے۔

لیکن پھر بھی جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے اللہ تعالے کا اپنے بندے سے ایسا ہی معاملہ ہوتا ہے۔ کہ کبھی وہ اس کی سنتا ہے۔ اور کبھی اپنی بات منواتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ اضطرار والی حالت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن اللہ تعالے اسی میں بہتری سمجھتا ہے۔ کہ اس دعا کو قبول نہ کرے۔

میں نے اپنی ساری زندگی میں یہ کبھی نہیں دیکھا۔ کہ مجھ پر اضطرار والی کیفیت طاری ہوئی ہو۔ اور میری وہ دعا قبول نہ ہوئی ہو۔ لیکن ام طاہر کی بیماری کی حالت میں میں نے دیکھا۔ کہ مجھ پر کئی دفعہ اضطرار والی گھڑیاں آئیں۔ اور میں نے سمجھا۔ کہ اب میری یہ دعا ضرور قبول ہو جائے گی۔ لیکن اس دعا کا صرف اتنا فائدہ ہوتا تھا۔ کہ کبھی ان کی بیماری میں ایک دن کا وقفہ ہو جاتا۔ کبھی دو دن کا۔ اور پھر ان کی ویسی ہی حالت ہو جاتی۔ مجھے اپنی ساری زندگی میں یہ ایک ہی تجربہ ایسا ہوا ہے۔ جب متواتر دعا کے ایسے مواقع ملے۔ جب میں سمجھتا تھا۔

کہ ان گھڑیوں میں میری دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔ لیکن اس دفعہ صرف اتنی دعا قبول ہوتی۔ کہ اس دن حالت بہتر ہو جاتی لیکن پھر ویسی ہی حالت عود کر آتی۔ ڈاکٹر ان کی حالت کو بہتر دیکھ کر خوش ہو جاتا اور ہم بھی خوش ہوتے۔ کہ حالت بدل رہی ہے۔ لیکن صرف ایک دن یا دو دن ان کی حالت اچھی رہتی۔ اور تیسرے دن پھر وہی کیفیت ہو جاتی۔ پس میری زندگی میں یہ پہلا تجربہ ہے جو مجھے ہوا ورنہ اس سے پہلے جب کبھی ایسا موقعہ آیا میرے دل کو یہ تسلی ہو جاتی تھی۔ کہ اب دعا ضرور قبول ہو جائے گی۔ اور ایسا ہی ہو جاتا تھا۔ یوں تو کوئی انسان ایسا نہیں جو دائمی زندگی لے کر آیا ہو۔ ہر انسان نے ایک دن مرنا ہے۔ لیکن پہلے جب کبھی یہ حالت مجھ پر آتی تھی۔ میں یہ سمجھ لیتا تھا۔ کہ اب فلاں مریض اس مرض سے مر نہیں سکتا۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ پانچ دس سال کے بعد وہ پھر بیمار ہو کر فوت ہو جائے۔ مگر اس دعا کے بعد اس وقتی حادثہ سے وہ ضرور بچ جاتا تھا۔ یا اگر کوئی مصیبت زدہ ہوتا۔ تو اس مصیبت سے وہ ضرور نجات پا جاتا تھا۔ اور یا پھر دعا کی طرف ذہن کو رغبت ہی نہیں ہوتی تھی۔ اور قلب میں یہی احساس ہوتا تھا۔ کہ دعا کا کوئی فائدہ نہیں۔ مگر اس دفعہ ایسے مواقع آئے۔ جب دعا کی طرف میری پوری توجہ ہوئی۔ اور میں نے یہ سمجھا کہ اب میری یہ دعا رد نہیں ہو سکتی۔ لیکن ہمیشہ ان کو عارضی فائدہ ہوا۔ اور کچھ دقفہ کے بعد پھر ان کی بیماری میں اضافہ ہو گیا۔ تو خدا تعالےٰ کی یہ بھی سنت ہے۔ کہ کبھی اضطرار والی کیفیت کے باوجود وہ مومن سے اپنی مرضی ہی منوانا چاہتا ہے لیکن جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ اس کے متعلق میرا تجربہ اپنی زندگی میں صرف ایک ہی ہے۔ پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ دعا انتہا تک پہنچ گئی ہو تو کم سے کم اس وقت کے لئے وہ بلا ٹل نہ گئی ہو۔ لیکن اس دفعہ مصیبت ٹلی تو تھی مگر عارضی طور پر۔

جسمانی اور ایمانی رشتہ میں فرق

عرض کیا گیا کہ دعا کے سلسلہ میں ایک مومن اللہ تعالےٰ پر جو یقین رکھتا ہے۔ اس کے متعلق یہ کیوں نہ سمجھا جائے کہ وہ انسان کی قوت ارادی کے اظہار کا ہی نام ہے۔ کوئی الگ چیز نہیں۔ پھر سوال یہ ہے۔ کہ اس یقین کی ضرورت کیا ہے۔ ہر بچہ باپ کے سامنے اپنی خواہشات پیش کیا کرتا ہے۔ مگر اُن خواہشات کے پیش کرتے وقت اسے اس یقین کی ضرورت نہیں ہوتی۔ کہ میرا باپ میری ان باتوں کو ضرور مان لیگا۔ وہ جانتا ہے۔ کہ میں بیٹا ہوں۔ اور یہ میرا باپ ہے۔ اور میرے لئے اپنے دل میں یہ یقین پیدا کرنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں۔ کہ وہ میری اس خواہش کو ضرور پورا کرے گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں۔ وہ خود بخود میرے کہنے پر ہی میری خواہش پوری کر دے گا۔ جب جسمانی رشتہ میں یقین کی ضرورت نہیں ہوتی۔ تو دعا کرتے وقت اللہ تعالےٰ پر اس یقین کی کیا ضرورت ہے۔ جبکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ ہم اس کے بندے ہیں اور وہ ہمارا خالق ہے۔ اور بحیثیت خالق وہ ہماری خواہش کو پورا کر دیگا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

ایک بیٹے کا اپنے باپ کے ساتھ صرف جسمانی رشتہ ہوتا ہے۔ مگر بندے اور خدا کا رشتہ جسمانی نہیں بلکہ ایمانی ہے اور جسمانی اور ایمانی رشتہ میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے۔ ایمانی رشتہ کی بنیاد چونکہ یقین اور ایمان پر ہوتی ہے۔ اس لئے وہاں یقین اور ایمان کا ہونا ضروری ہے لیکن جسمانی رشتہ میں یقین اور ایمان ہو یا نہ ہو۔ انسان کے ساتھ حسن سلوک ہو جاتا ہے۔ بلکہ ایک نقص اس میں یہ بھی ہوتا ہے۔ کہ چونکہ یہ رشتہ صرف جسمانی تعلقات کی بناء پر ہوتا ہے۔ اس لئے اگر کسی کا بیٹا مثلاً چھوٹی عمر میں ہی گم ہو جائے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد وہ اسی شہر میں آ کر رہنے لگے۔ جس میں اس کا باپ رہتا ہے۔ تو اس کے بعد اگر وہ اپنے باپ سے کوئی خواہش کرے گا۔ تو چونکہ اسے علم نہیں ہوگا۔ کہ یہ میرا بیٹا ہے۔ اس لئے وہ اس سے حسن سلوک کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے ساتھ انسان کا تعلق ایمانی ہوتا ہے۔ اور ایمانی تعلق کے لئے یقین کا پیدا ہونا ایک ضروری شرط ہوتی ہے۔ بے شک جہاں تک قانون قدرت کا تعلق ہے۔ اسے جسمانی تعلق کے مشابہ بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔ مثلاً ہمیں پیدا کرنے کے لحاظ سے وہ ہمارے باپ کے طور پر ہے۔ اور پیدا ہونے کے لحاظ سے ہم اس کے بچوں کے طور پر ہیں۔ اور اس مناسبت کی وجہ سے قانون قدرت کے ماتحت خود بخود ہمارے ساتھ بعض سلوک ہوتے چلے جاتے ہیں۔ اور ایسے سلوک میں کسی ایمان کی شرط نہیں ہوتی۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ كُلًّا نُّمِدُّ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ مِنْ عَطَاءِ رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَاءُ رَبِّكَ مَحْظُورًا (بنی اسرائیل ع ۲) پس جہاں تک جسمانی تعلق کی نسبت ہے۔ اللہ تعالےٰ خالق ہونے کے لحاظ سے اپنی مخلوق کے ساتھ جو عام حسن سلوک کرتا ہے۔ اس میں وہ کسی کے ساتھ کوئی فرق نہیں کرتا۔ چاہے وہ اسے مانتا ہو یا نہ مانتا ہو۔ مگر جہاں اللہ اور بندے کے تعلق کا سوال آئے گا۔ صرف خالق اور مخلوق ہونے کا رشتہ نہیں ہوگا۔ وہاں چونکہ ایمان پر اس رشتہ کی بنیاد ہوگی اس لئے وہاں ضروری ہوگا۔ کہ انسان اللہ تعالےٰ پر ایمان اور یقین رکھے۔ اور اپنے میں یہ وثوق پیدا کرے کہ وہ میری مدد کرے گا۔ تب اس کی نصرت اس کے شامل حال ہوگی۔ ورنہ یوں تو ابوجہل بھی اللہ تعالےٰ کو اپنا خالق سمجھتا تھا۔ عتبہ اور شیبہ بھی اللہ تعالےٰ کو اپنا خالق سمجھتے تھے۔ اور اگر وہ بتوں پر چڑھاوے چڑھایا کرتے تھے۔ مگر خالق اللہ تعالےٰ کو ہی سمجھتے تھے لیکن اس کے باوجود ان سے وہ سلوک نہ ہوا۔ جو مومنوں سے ہوا۔ کیونکہ ان کا اللہ تعالےٰ کے ساتھ ایمانی رشتہ نہیں تھا۔

احمدی نوجوانان ضلع گورداسپور کے لئے ضروری اعلان

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ احسان ۱۳۲۳ھ کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ہندوستان میں رہنے والے تمام احمدی نوجوانوں کے لئے جن کی عمر ۱۵ سال سے ۴۰ سال کے درمیان ہے۔ خدام الاحمدیہ میں شمولیت لازمی قرار دے دی ہے۔ فی الحال ضلع گورداسپور میں تجنید کا کام شروع کر دیا گیا ہے۔ جس کے انچارج چودہری ظہور احمد صاحب ہیں۔ اور مولوی ولی محمد صاحب ان کے نائب۔

تمام جماعت ہائے احمدیہ ضلع گورداسپور سے درخواست ہے۔ کہ جب مندرجہ بالا حضرات یا انکا کوئی نمائندہ تجنید کے لئے آئے۔ تو اس کے ساتھ پورا پورا تعاون فرما کر ممنون فرمائیں جزاکم اللہ

عباس احمد قائمقام صدر مجلس خدام الاحمدیہ

ضروری اعلان

بخدمت شریف جمیع عہدہ داران و افراد جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان، مظفر گڑھ، ڈیرہ غازیخان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ نے جناب مکرمی ملک عمر علی صاحب کو آپ کے تینوں ضلعوں کے لئے مہتمم تبلیغ مقرر کیا ہے۔ اور ہدایت فرمائی ہے۔ کہ وہ تینوں ضلعوں کا دورہ کریں۔ اور ہر ایک ضلع میں اپنا ایک ایک نائب مہتمم بھی مقرر کریں۔ چنانچہ مکرمی ملک صاحب اب آپکے ہاں دورہ کے لئے قادیان سے روانہ ہونے کو ہیں۔ جہاں کہیں وہ تشریف لے جائیں۔ احمدی احباب ان کا خاص طور پر خیر مقدم کریں۔ اور ان کے کام میں جو دراصل خود آپ کا اپنا کام بھی ہے ان کی پوری امداد فرمائیں۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

بارانِ رحمت

(۱۷ جولائی)

(از مکرم قاضی اکمل صاحب)

آج برسا۔ خوب برسا۔ کھل کے برسا حبذا
کہہ رہے ہیں مسلم و ہندو و ترسا حبذا

آسمانی پانی سے ملتی ہے سب کو زندگی
کام دے سکتا نہیں کچھ ڈول چرسا حبذا

خشک ہو جاتے ہیں کنوئیں بھی نہ بارش ہو اگر
آسماں سے تب زمیں کہتی ہے برسا حبذا

ابر رحمت کے برستے ہی بہار آجاتی ہے
گویا کھل جاتا ہی فیضِ حق کا در سا حبذا

بس یہی ہے تازہ وحیِ آسمانی کی مثال
لفظ لفظ اس کا ہے صد لعل و گہر سا حبذا

زندگی بخشِ قلوبِ مؤمنین و مومنات
ورنہ انساں ہے فقط اک جانور سا حبذا

جو ترقی چاہتا ہے مُتّبع ہو وحی کا
مقتدر ہو خواہ شاہِ بحر و بر سا حبذا

سیدِ اولادِ آدم ہیں محمد مصطفےٰ
جن نہیں سکتی کوئی ماں اِس پسر سا حبذا

آنچناں از خود جُدا شد۔ کز میاں اُفتاد میم[1]
اس لئے کوئی نہیں خیر البشر سا حبذا

بڑھنے سے روکا نہیں۔ لیکن نہ بڑھتا پاؤ گے
کوئی دکھلائے مجھے اس راہبر سا حبذا

اس زمانے میں خدا کا فضل پر یہ فضل ہے
پلے بہ پلے بارانِ رحمت خوب برسا حبذا

مہدی موعود پھر یہ مُصلحِ موعود ہیں
خشک لب تا۔ رہ نہ جائیں گبر و ترسا حبذا

اِن غلامانِ محمد کی ہے یوں شان آشکار
کر دیا حق نے جہاں زیر و زبر سا حبذا[2]

دور ہو جاتی ہے ظلمت جس طرف کردیں نگاہ
روئے انور ان کا ہے شمس و قمر سا حبذا

اُن کے زیرِ سایہ آنے میں ہے دنیا کی فلاح
خار بھی ہو جائیگا گلہائے تر سا حبذا

دید کے پیاسے شرابِ وصل کے مشتاق ہیں
ساقیِ خمخانۂ وحدت! نہ ترسا حبذا

بڑھتے جاؤ۔ دم نہ لو۔ اکمل برہنہ پا ہو گو
وہ رہی منزل۔ سفر ہے روح فرسا حبذا

[1] آپکی قربانی و ایثار کی طرف اشارہ ہے۔ [2] زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو دنیا پر ظاہر کر دیگا۔

تقرر عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

(۲)

مندرجہ ذیل عہدہ دار ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء تک کے لئے منظور کئے جاتے ہیں۔ اس شرط کے ساتھ کہ ان میں سے ہر ایک اپنی عمر کے لحاظ سے مجلس انصار اللہ یا مجلس خدام الاحمدیہ کا ممبر ہو۔ اگر کوئی دوست دونوں مجالس میں سے کسی ایک کے بھی ممبر نہیں ہیں۔ تو جماعت کا فرض ہے۔ کہ ان کو فوراً ممبر بنا کر متعلقہ مجلس مرکزیہ کے صاحب صدر کو اطلاع دے۔ ورنہ نظارت علیا کو یہ حق حاصل ہے۔ کہ ایسے عہدہ داروں کو ان کے عہدوں سے علیحدہ کر دے۔ ہر ایک جماعت کو یہ امر یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے۔ کہ "جو پریذیڈنٹ یا امیر یا سکرٹری (وغیرہ) ہیں۔ ان کے لئے لازمی ہے کہ وہ کسی نہ کسی مجلس میں شامل ہوں۔ کوئی امیر نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو کوئی پریذیڈنٹ نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ اور کوئی سکرٹری (وغیرہ) نہیں ہو سکتا۔ جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ اگر اس کی عمر پندرہ سال سے اوپر اور چالیس سال سے کم ہے تو اس کے لئے خدام احمدیہ کا ممبر ہونا لازمی ہوگا۔ اور اگر وہ چالیس سال سے اوپر ہے تو اس کے لئے انصار اللہ کا ممبر ہونا لازمی ہوگا۔"

جن جماعتوں نے تاحال نئے عہدہ داروں کا انتخاب کر کے نہیں بھیجا۔ ان کو بذریعہ اعلان ہذا ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ وہ فوراً اس امر کی طرف توجہ کریں۔ اور عہدہ داروں کی فہرستیں بھیجتے وقت ہر ایک عہدہ دار کی عمر ساتھ لکھیں۔ اور یہ بھی ہر ایک کے متعلق اطلاع دیں۔ کہ وہ مجلس انصار اللہ کا ممبر ہے یا خدام الاحمدیہ کا۔ اس اعلان کی اشاعت کے بعد جن فہرستوں میں ان امور کی صراحت نہ ہوگی۔ وہ فہرستیں واپس کر دی جائینگی۔ (ناظر اعلیٰ)

پٹھانکوٹ دولت پور

پریذیڈنٹ	چوہدری عبد الوحید صاحب
سکرٹری تعلیم تربیت	" غلام رسول صاحب
" تبلیغ	شیخ محمد شریف صاحب
جنرل سکرٹری سیکرٹری مال	چوہدری نذیر احمد صاحب
آڈیٹر	شیخ نور الدین صاحب

راولپنڈی

امیر	خان محمد افضل خانصاحب
سکرٹری مال	چوہدری نذیر احمد صاحب
" تبلیغ	سیٹھ کریم بھائی صاحب
اسسٹنٹ " "	میاں عبد الرشید صاحب
سکرٹری تعلیم و تربیت	شیخ عنایت صاحب
" ضیافت	" "
" امور عامہ	سیٹھ کریم بھائی صاحب
آڈیٹر	بابو عبد المستار صاحب

کھروڑ پکا ضلع ملتان

پریذیڈنٹ	چوہدری جہاں الدین صاحب
سکرٹری مال	عبد الرحیم خانصاحب
" تبلیغ	میاں خان محمد صاحب

گوجرہ ضلع لائلپور

پریذیڈنٹ خطیب امام الصلوٰۃ	شیخ عبد العزیز صاحب
سکرٹری مال	سید عطا حسین شاہ صاحب
" تبلیغ	سید مکرم شاہ صاحب
" تعلیم و تربیت	محمد دین صاحب
" نشر و اشاعت	سید محمد اسمٰعیل صاحب
" امور عامہ	شیخ غلام حسین صاحب

لاہور

جنرل سکرٹری	ملک خدا بخش صاحب
سکرٹری مال	میاں عبد الکریم صاحب
محاسب	میاں مجید احمد صاحب
سیکرٹری تبلیغ	چوہدری محمد احمد صاحب
" امور عامہ " " خارجہ	چوہدری اسد اللہ خانصاحب
" تعلیم و تربیت	مولوی محب الرحمٰن صاحب
تالیف و تصنیف	قاضی عبد الحمید صاحب
وصایا	ڈاکٹر غلام مصطفےٰ صاحب
اصلاح ما بین	میاں عبد الرحمٰن ناصر صاحب
ضیافت	میاں عبد الحمید صاحب
قاضی	شیخ مشتاق حسین صاحب
آڈیٹر	شیخ عبد الحمید صاحب

ٹانوڑی ضلع نواب شاہ سندھ

پریذیڈنٹ ۔ سید حسین شاہ صاحب ۔
سیکرٹری مال و محاسب } میاں رضا محمد صاحب ۔
امین ۔ میاں نواب صاحب ۔

موسیٰ بنی مائنز بہار

پریذیڈنٹ ۔ فیاض الدین صاحب ۔
وائس پریذیڈنٹ و سیکرٹری امور عامہ } غلام رسول صاحب
" مال ۔ شیخ حسین صاحب ۔
" تعلیم و تربیت ۔ عطاء الرحمٰن صاحب
" تبلیغ ۔ محمود خان صاحب ۔

آنبہ ضلع شیخوپورہ

سیکرٹری مال و تعلیم و تربیت } منشی محمد الدین صاحب
سیکرٹری وصایا ۔ ملک عبداللہ خانصاحب
" امور عامہ ۔ حاجی عیسیٰ صاحب
" تبلیغ ۔ سید لال شاہ صاحب

سیکھواں ضلع گورداسپور

پریذیڈنٹ ۔ چوہدری حیات احمد صاحب

جمشید پور

نائب امیر و آڈیٹر } مرزا بشیر احمد صاحب
سیکرٹری مال ۔ عبدالقیوم صاحب صدیقی
" امور عامہ، " وصایا، " جنرل } سید ہمام الدین صاحب
" تبلیغ، " تعلیم و تربیت } سید حمید الدین صاحب
محاسب ۔ عبدالمجید صاحب ۔
امین ۔ محمد سلیمان صاحب ۔

کیمبل پور

سیکرٹری مال، محاسب، سیکرٹری امور عامہ } میاں جان محمد صاحب

سیکرٹری تبلیغ ۔ منشی عبدالرحمٰن صاحب ۔
" تعلیم و تربیت ۔ پیر فیض محمد صاحب
آڈیٹر ۔ ملک غلام حیدر صاحب

بشیر آباد سندھ

پریذیڈنٹ ۔ چوہدری فیض الرحمٰن صاحب
سیکرٹری تبلیغ ۔ " محمد یعقوب صاحب ۔
" تعلیم و تربیت ۔ ڈاکٹر مولا بخش صاحب ۔
" مال ۔ چوہدری عبدالغفور صاحب

سنور

سیکرٹری مال ۔ منشی محمد ادریس صاحب
دعوۃ و تبلیغ، محصل آڈیٹر } منشی محمد مستقیم صاحب ۔
سیکرٹری امور عامہ ۔ منشی رحمت اللہ صاحب
" تعلیم و تربیت ۔ مولوی محمد تقی صاحب
محاسب و خزانچی ۔ منشی محمد ادریس صاحب

کلیان پور

پریذیڈنٹ ۔ چوہدری فتح محمد صاحب ۔
سیکرٹری مال " نور محمد صاحب
محاسب " مشتاق احمد صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت " محمد علی صاحب ۔
نائب سیکرٹری مال " غلام رسول صاحب

موگا

پریذیڈنٹ، سیکرٹری مال، امام الصلوٰۃ } شیخ لال محمد صاحب

کاہنووان

پریذیڈنٹ، امین } چوہدری غلام حسین صاحب
سیکرٹری مال، محاسب } سید عبدالعزیز صاحب

بھٹیاں

پریذیڈنٹ، امین } میاں سراج الدین صاحب دکاندار
سیکرٹری مال، محاسب } چوہدری رحمت اللہ صاحب

ڈلّہ

پریذیڈنٹ ۔ میاں فضل دین صاحب

کمبوہ

پریذیڈنٹ ۔ حاجی چوہدری مہرالدین صاحب
سیکرٹری تبلیغ ۔ جمعدار عنایت اللہ صاحب
وائس " " ۔ نمبردار رحیم بخش صاحب
سیکرٹری مال ۔ چوہدری اللہ مہر صاحب
ممبر انتظامیہ ۔ " عبدالحق صاحب

پونچھ کنوئیاں

پریذیڈنٹ ۔ ڈاکٹر خواجہ بشیر محمود صاحب
مالک اسلامی ہسپتال پونچھ

سیکرٹری ۔ عبدالکریم خان یوسف زئی احمدی
تار ماسٹر پونچھ
سکرٹری مال ۔ ڈاکٹر بشیر محمود صاحب (مذکور بالا)
آڈیٹر حسابات ۔ عبدالکریم خان صاحب (مذکور بالا)
سیکرٹری تبلیغ، " تعلیم و تربیت } میاں کرم الٰہی صاحب آف کنوئیاں (پونچھ) معرفت مذکور
وائس پریذیڈنٹ ۔ منشی علی بہادر خانصاحب نمبردار آف کنوئیاں (پونچھ) معرفت مذکور

گھوگیاٹ (سرگودہا)

پریذیڈنٹ ۔ ملک نبی محمد صاحب نمبردار گھوگیاٹ
سکرٹری مال و محصل ۔ ملک علی محمد صاحب ۔
محاسب و آڈیٹر ۔ ملک نبی محمد صاحب ۔

بیگم پور کنڈھی

سکرٹری مال ۔ چوہدری محمد یعقوب خانصاحب
" تبلیغ ۔ علی محمد صاحب ۔
" تعلیم و تربیت ۔ چوہدری امداد علی خانصاحب

دیوانی وال ۔ لونگووال

پریذیڈنٹ و امین ۔ ڈاکٹر محمد طفیل صاحب
سکرٹری و محاسب ۔ چوہدری غلام دستگیر صاحب

دولمیال ۔ ضلع جہلم

امیر و امین } قاضی عبدالرحمٰن صاحب احمدی مقام و ڈاکخانہ خاص دولمیال ۔ ضلع جہلم ۔
سکرٹری مال و محاسب } عبداللہ خان احمدی تحصیل و ضلع ایضاً

بھوسنچال کلاں ضلع جہلم

پریذیڈنٹ، امین } میاں حسن دین صاحب ڈاکخانہ خاص
سکرٹری مال ۔ محمد عظیم صاحب "
محاسب ۔ ملک احمد الدین صاحب "

ماذراخی تحصیل کو ہنگانہ (کشمیر)

پریذیڈنٹ ۔ میاں عبدالعزیز صاحب ۔

نسیم آباد سٹیٹ سندھ

پریذیڈنٹ ۔ چوہدری نصیر الدین صاحب جنرل منیجر
جنرل سکرٹری ۔ حکیم اصغر علی صاحب ڈپٹی منیجر
سکرٹری مال ۔ مرزا محمد ابراہیم صاحب اکونٹنٹ
" تبلیغ ۔ منشی عبیداللہ خانصاحب انچارج واٹر کورسس

سہارنپور

پریذیڈنٹ، سکرٹری امور عامہ، آڈیٹر } محمد حنیف دندان ساز گھڑی ساز بازار نخاسہ سہارنپور
سکرٹری مال، محاسب امین، سکرٹری تبلیغ } افتخار علی صاحب اسسٹنٹ انجینئر P.W.D سہارنپور
سکرٹری تعلیم و تربیت ۔ بشیر احمد صاحب موضع بیجوپورہ ضلع سہارنپور

ڈیریوالہ داروغہ ۔ ضلع گورداسپور

پریذیڈنٹ و امین ۔ شیخ احمد صاحب ۔
سکرٹری مال و محاسب } بشیر احمد صاحب ۔

چھینہ ریت والہ ضلع گورداسپور

پریذیڈنٹ و امین } چوہدری غلام رسول صاحب
محاسب ۔ چوہدری مولاداد صاحب
سکرٹری مال ۔ دین محمد صاحب ارائیں ۔

بھاؤ نگر کاٹھیاواڑ

پریذیڈنٹ ۔ سیٹھ اسماعیل موسیٰ صاحب ۔
سکرٹری تعلیم و تربیت ۔ میاں عبدالکریم صاحب
" مال و " تبلیغ } چوہدری رشید احمد صاحب ارشد

(باقی)

کیا پہلے تین سالوں میں اضافہ ہر سال ضروری اور لازمی ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزاری فوج کا ہر مجاہد جو دس سال کا چندہ پورا ادا کر چکا ہے۔ اور اسے اس کا دس سالہ حساب ارسال کیا جا چکا ہے۔ حساب دیکھ لے۔ اور اپنی تسلی کر لے۔ کہ کیا اس نے جو رقم سال اول میں دی تھی۔ اس سے بڑھا کر دوسرے سال دی ہے۔ کیونکہ دوسرے سال میں شرط تھی۔ کہ پہلے سال سے بڑھا کر دے۔ پھر کیا تیسرے سال میں دوسرے سال سے اضافہ کر کے ادا کیا گیا ہے۔ لیکن اگر کسی نے ایسا نہیں کیا۔ تو وہ اب مزید رقم ادا کر کے پہلے سہ سالہ اصول کے مطابق کر لیں۔ ورنہ وہ السابقون الاولون میں نہیں آ سکیں گے۔

جنہوں نے سال دہم ابھی تک ادا نہیں کیا۔ ان کا دس سالہ حساب ابھی بنایا نہیں گیا۔ کیونکہ دس سالہ حساب اس وقت بنایا جاتا ہے۔ جبکہ سال دہم کا چندہ وصول ہو جائے۔ اگر آپ نے سال دہم کا چندہ ادا نہیں کیا۔ تو جلد سے جلد ادا کریں۔ اور ۳۱ر جولائی جو دوسرے دور کی تاریخ ہے۔ اس سے قبل ادا کر دیں۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

اعلان نکاح:۔ ۶؍ ۴۴ کو بعد نماز مغرب شمس الدین حیدر صاحب ولد محمد اسمٰعیل صاحب آف بھدرک کا نکاح بعوض مبلغ ۵۲۵/- روپیہ مہر حمید النساء صاحبہ عرف بادشاہی بنت شیخ احمد اللہ صاحب آف کندراپاڑہ سے مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ نے کٹک میں پڑھا۔ خاکسار شجاعت علی انسپکٹر

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۹ رجولائی۔ کل دارالعوام میں مسٹر چرچل نے ایک سوال کے جواب میں کہا۔ کہ اتحادیوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جرمنی کے مزدور اگر نازی گورنمنٹ کا تختہ الٹ کر کمیونسٹ گورنمنٹ قائم کرلیں۔ تو اور بات ہے۔ لیکن نازی ڈاکوؤں کا کوئی حق نہیں کہ وہ محض کمیونسٹ اعتقاد قبول کر کے بچ سکیں۔

لنڈن ۱۹ رجولائی۔ ہٹلر جرمن ہائی کمانڈ کی ایک اہم کانفرنس منعقد کر رہا ہے۔ جرمنی کی دفاعی تیاریوں کے پیش نظر عین ممکن ہے۔ کہ ناروے اور ریاستہائے بلقان سے جرمن فوجوں کو نکال لیا جائے۔

لنڈن ۱۹ رجولائی۔ امریکن فوج زبردست جنگ کے بعد سان لو پر دوبارہ قابض ہوچکی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مغربی یورپ میں تیرہ لاکھ جرمن فوج پہنچ گئی ہے۔

دہلی ۱۹ رجولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ کپڑے کی قیمتوں میں ۶۰ فیصدی تخفیف ہوچکی ہے۔ اور مستقبل قریب میں مزید تخفیف کا امکان ہے۔ اکتوبر ۱۹۴۴ء سے شہریوں کے لئے مٹی کے تیل کا کوٹا بڑھا دیا جائے گا۔

واشنگٹن ۱۹ رجولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ دُنیا کے تحفظ کی ایک ایجنسی قائم کرنے کے لئے اوائل اگست میں ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد ہوگی۔ مگر اس میں روس اور چین کے نمائندے شریک نہ ہوں گے۔

کانڈی ۱۹ رجولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ لارڈ لوئی مونٹ بیٹن نے شمالی برما میں جنرل سٹلول کے ہیڈ کوارٹر کا معائنہ کیا۔

لنڈن ۱۹ رجولائی۔ جرمن نیوز ایجنسی کا بیان ہے۔ کہ روسیوں نے کورل کے رقبہ میں نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔ ان کا مقصد بریسٹ لٹوسک پر قبضہ کرنا ہے۔ تارپول سے کورل تک سارا محاذ بھڑک اٹھا ہے۔

لنڈن ۱۹ رجولائی۔ یوگوسلادیہ میں جرمنوں کے خلاف لڑائی کی آگ تیز تر ہوتی جا رہی ہے۔ اب تک ساٹھ ہزار جرمن اس محاذ پر ہلاک و زخمی ہو چکے ہیں۔

لنڈن ۱۹ رجولائی۔ جنرل فرانکو نے کل ایک تقریر میں کہا۔ کہ سپین صلح کرانے کو تیار ہے۔ تمام یورپ اور انسانیت کی خاطر صلح کے متعلق سپین کا رویہ ہمدردانہ ہے۔ جنرل موصوف نے کمیونزم کے خطرہ کے متعلق انتباہ کیا۔ اور کہا۔ کہ سپین نہیں چاہتا۔ کہ جنگ بدانتظامی میں ختم ہو۔

لاہور ۱۹ رجولائی۔ پنجاب ہائی کورٹ کے جج مسٹر بلیکر کوہ مری میں بعارضہ فالج وفات پا گئے۔ آپ ۱۹۳۴ء میں موجودہ عہدہ پر فائز ہوئے تھے۔ اور ۱۹۳۷ء میں مستقل ہوئے۔

لاہور ۱۹ رجولائی۔ سول سپلائی آفیسر نے برف کے نرخوں پر کنٹرول قائم کر دیا ہے۔ کارخانہ دار بیوپاریوں کو دو روپیہ فی من دینگے۔ اور بیوپاری عام دکانداروں کو اڑھائی روپیہ من۔ جو اسے چھ پیسہ سیر کے حساب سے فروخت کریں گے۔

لنڈن ۱۹ رجولائی۔ آج دارالعوام میں کئی ممبروں نے حکومت پر نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا۔ کہ پیشتر اس کے کہ اتحادی اپنی شرائط صلح پیش کریں۔ جنگ ختم ہو جائے گی۔ مسٹر ایڈن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ فتح بہت جلد نہیں ہوسکتی۔ اور جب فتح ہوگی۔ تو ہم اپنی شرائط پیش کر دینگے۔

لنڈن ۱۹ رجولائی۔ چند روز ہوئے جنرل آئزن ہوور نے جرمن ہائی کمان کو متنبہ کیا تھا۔ کہ فرانسیسی گوریلا دستوں کے جو سپاہی پکڑے جائیں۔ ان سے اچھا سلوک کیا جائے۔ جرمن ریڈیو نے اس کے جواب میں اعلان کیا۔ کہ ہم فرانسیسی گوریلا دستوں کو یورپ پر چڑھائی کرنیوالی اتحادی فوج کا حصہ تسلیم کرنے کو تیار نہیں ہیں۔

لنڈن ۱۹ رجولائی۔ ٹوکیو ریڈیو نے جنرل ٹوجو کا ایک بیان براڈکاسٹ کیا ہے۔ جس میں اس نے کہا۔ کہ امریکہ و برطانیہ نے اپنے حملوں کو تیز تر کر دیا ہے اور وہ جزیرہ سائپان پر اُتر آئے ہیں۔ ان واقعات سے شہنشاہ جاپان کو بہت تشویش لاحق ہوتی ہے۔ اب حالات ایسی صورت اختیار کر رہے ہیں۔ کہ ہمیں دشمن کی کمرہمت توڑنے اور اس پر فتح پانے کا موقع مل جائے گا۔ اصل جنگ تو ابھی شروع بھی نہیں ہوئی۔

لنڈن ۱۹ رجولائی۔ چند روز ہوئے ہٹلر کو ہلاک کرنے کی زبردست کوشش کی گئی۔ چند اشخاص نے جنہوں نے جرمن انجنیئروں کی وردیاں پہن رکھی تھیں۔ اس ریلوے لائن پر سے کچھ ریلیں اکھاڑ دیں جس پر سے ہٹلر کی سپیشل ٹرین گذرنیوالی تھی۔ مگر سپیشل سے قبل ایک مال گاڑی گذری۔ جو گر کر چکنا چور ہوگئی۔

لنڈن ۱۹ رجولائی۔ اس سوال پر کہ مسٹر چرچل کے جانشین مسٹر ایڈن ہونے چاہئیں یا سر جارج اینڈرسن؟ غیر سرکاری طور پر پارلیمنٹ کے ٹوری ممبروں اور امیدواروں کے ووٹ لئے گئے۔ تین چوتھائی ووٹ مسٹر ایڈن کے حق میں تھے۔

لنڈن ۱۹ رجولائی۔ ہاؤس آف کامنز میں ہندوستان کے سوال پر بحث یکم اگست سے شروع ہوگی۔

واشنگٹن ۱۹ رجولائی۔ ۳۰ رجون کو امریکہ کا مالی سال ختم ہوا ہے۔ وزیر مالیات نے ایک بیان میں کہا۔ کہ اس سال امریکہ نے جنگ پر ۸۹ ارب ۷۲ کروڑ ۱۰ لاکھ ڈالر خرچ کئے ہیں۔ یہ خرچ گذشتہ جنگ عظیم کے کل خرچ سے تین گنا زیادہ ہے۔

گورکھپور ۱۹ رجولائی۔ قریب ہی کاغذ کا ایک کارخانہ کھولا جا رہا ہے۔ جس کی تمام مشینری ہندوستان میں ہی تیار ہوئی ہے۔ اندازہ ہے۔ کہ اس میں روزانہ دو ٹن کاغذ تیار ہوسکے گا۔ یہ کارخانہ ایک مسلمان کی ملکیت بیان کیا جاتا ہے۔

لنڈن ۱۹ رجولائی۔ کل کان کے محاذ پر اتحادی فوج دشمن کے مورچوں کو توڑ کر آگے نکل گئی۔ اس محاذ پر بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ خاص کر ٹینکوں کی زبردست لڑائی شروع ہے۔ کان کی ایک صنعتی بستی اور دریائے اوڈن کے پار کھلے میدان میں گھمسان کا رن پڑ رہا ہے۔ جنرل منٹگمری نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ کل ہمیں بہت معمولی جانی نقصان ہوا۔ دشمن ہماری جنگی چالوں سے ہکا بکا رہ گیا۔ کان کے جنوب مغرب اور مشرق میں اتحادی فوجیں موجود ہیں۔ مگر مشرقی اور مغربی بازوؤں پر ہمیں ابھی بہت کچھ کرنا ہے۔ اب تک ساٹھ ہزار جرمن قید کئے جا چکے ہیں۔ اور آٹھ ہزار مارے گئے ہیں۔

لنڈن ۱۹ رجولائی۔ اٹلی میں اتحادی فوج نے ایڈریاٹک کی اہم بندرگاہ انکونا پر قبضہ کرلیا۔ پولش دستوں نے شہر اور بندرگاہ کو فتح کیا ہے۔ وسطی محاذ پر آٹھویں فوج نے چھ میل چوڑائی میں دریائے آرنو کو پار کرلیا ہے۔

لنڈن ۱۹ رجولائی۔ کارپتھین پہاڑوں کے شمال میں روسیوں نے جو نیا حملہ شروع کیا ہے۔ اس میں انہیں خاطر خواہ کامیابی ہو رہی ہے۔ اور اب وہ لووف پر بڑھ رہے ہیں۔ جو جنوبی جرمنی سے آنیوالی کئی ریلوں کا اہم مرکز ہے۔ اس سے اور شمال میں وہ بریسٹ لٹوسک پر بڑھ رہے ہیں۔ جو وارسا کا پھاٹک کہا جاتا ہے۔

دہلی ۱۹ رجولائی۔ امپھال کے علاقہ میں جو تھوڑے بہت جاپانی باقی تھے۔ وہ ٹیڈم روڈ کے جنوب کیطرف ہٹ گئے ہیں۔ تاکہ چن کی پہاڑیوں میں پناہ لے سکیں۔ اب امپھال سے ۲۵ میل تک کوئی باقاعدہ